سوال

(460)آپ ﷺ کو کون سا رنگ محبوب تھا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محمد اسامہ بذریعہ ای میل سوال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام رنگوں سے سبز رنگ زیادہ محبوب تھا نیز کیا یہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جاری پانی اور سبز رنگ دیکھنے سے نظر تیز ہوجاتی ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جن کتابوں میں موضوع روایات کو جمع کیا گیا ہے ان میں اس قسم کی روایات بکثرت موجود ہیں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ابن السنی اور ابو نعیم کے حوالہ سے نقل کرنے کے بعد اس پر "ض" کا نشان لگایا ہے ضعیف ہونے کی علامت ہے ۔ (جامع صغیر)

اس کے ضعی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس روایت کا مدار قاسم بن مطیب نامی ضعیف راوی پر ہے جسے امام ابن حبان نے متروک قرار دیا ہے ۔ (دیوان الضعفاء المتروکین :ص252)

اس لیے قلت روایات کے باوجود نقل وبیان میں بہت غلطیاں کیا کرتا تھا ۔ (کتاب المجروحین :203)

حافظ عراقی اس روایت کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس کی سند کمزور ہے (فیض القدیر)

علامہ طاہر بن علی ہندی اس طرح کی دیگر روایات نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ روایات صحیح نہیں ہیں ۔ (تذکرۃ الموضوعات : ص62)

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے ضعیف ٹھہرایا ہے حاصل کلام یہ کہ اس طرح کی تمام روایات بے کار ہیں ۔ (ضعیف الجامع الصغیر :226)

نیز اس حدیث میں لفظ خضرۃ کا ترجمہ سبز رنگ نہیں بلکہ سبزہ ہے چنانچہ علامہ مناوی لکھتے ہیں کہ اس سے مراد ہرے بھرے درخت اور سر سبز کھتیاں ہیں (فیض القدیر :5/232)

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے جو روایت بیان کی گئی ہے اس کے الفاظ یوں ہیں سبزہ جاری پانی اور خوبصورت چہرے کو دیکھنے سے نگاہ تیز ہوتی ہے اس روایت

کے الفاظ ہی اس کے خود ساختہ ہونے کی نشاندہی کرتے ہیں کیوں کہ ایسی ناشائستہ بات حضرات انبیاء علیہ السلام کے شایان شان نہیں ہوتی امام ابن جوزی یہ وضعی روایت بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ جھوٹ کا پلندہ ہے۔(کتاب الموضوعات :1/163)

محدثین کرام نے وضعی احادیث معلوم کرنے کا ایک یہ بھی قاعدہ لکھا ہے کہ وہ گفتگو پر مشتمل ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کجا ایک عام نیک سیرت انسان بھی اسے بیان کر تے ہوئے شرماتا ہے ملا علی قادری نے اس سلسلہ میں مذکورہ روایت کو بطور مثال پیش کیا ہے۔(اسرار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ :435)

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اگر چہ اس روایت کا دفاع کیا ہے لیکن وہ اس دفاع میں ناکام نظر آتے ہیں کیوں کہ اس روایت کے جتنے بھی طرق ہیں ان تمام میں کوئی راوی ضعیف یا مجہول یا متہم بالکذب ضرور پایا جاتا ہے علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یہ روایت سند کے لحاظ سے ضعیف اور متن کے لحاظ سے موضوع ہے ایسی بے شمار روایات ہیں جو سنداً ضعیف اور متناً موضوع ہوتی ہیں۔(ضعیفہ :ج1ص166)

طبی لحاظ سے سر سبز و شاداب درخت اور کھیت دیکھنے سے نگاہ تیز ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ دوسری باتوں کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صحیح نہیں ہے ہما رے ہاں اگر چہ ایک مذہبی گروہ نے سبز رنگ کو اپنی شناختی علامت قرار دیا ہے لیکن اس کی بنیاد کوئی صحیح روایت نہیں بلکہ بے کار اور خود ساختہ احادیث ہیں۔(واللہ اعلم بالصوا ب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:464